قال اللہ تعالیٰ اِنَّا اَنزَلنٰہُ فی لَیلَۃٍ مُبَارَکَۃٍ جزء ۲۵ رکوع ۱۴

فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک ہم نے نازل کیا اُس (واضح کتاب قرآن مجید) کو ایک مبارک رات میں

مکتوب

در بیانِ فرضیتِ دوگانۂ شبِ قدر بعد تعینِ شبِ قدر

از

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ رحمۃ اللہ علیہ

بنام

جمیع مصدقان حضرت امامنا میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجم

منجانب

دار الاشاعت تفسیر القرآن و کتب سلف صالحین جمعیت مہدویہ ہند

واقع زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد اے پی

در اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد طبع شد

بار اول (۵۰۰)

ہدیہ ۲۵ پیسے

معاونین کے لئے

بلا ہدیہ

(مکتوب حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہ رح دربیان فرضیت دوگانہ شب قدر بعد تعین شب قدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

اعلموا ایها الطائفة الراشدة من الموافقین وجمیع المصدقین من الحاضرین والغائبین آنکه شاه لطف الله ابن شاه علی پنڈسالی ساکن شہر بیدر عقیده می کنند که در لیلة القدر نماز دوگانہ بہ نیت سنت ادا کنند وتاکید می نمایند که این دوگانہ سنت رسول الله ع است که در قرآن سہ جائے حق تعالیٰ بر حبیب خویش را وحی کرده است که اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةٍ مُبَارَکَةٍ وَاِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِی لیلة القدر وشهر رمضان الذی اُنْزِلَ فِیهِ القرآن - اینجا متابعت المهدی ع چہ لازم است بلکہ موکد سنت رسول علیہ السلام است کہ قرآن نازل بر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم است نہ بر مهدی علیہ السلام انتہی باید دانست کہ نہ علمے دارند از قانون کتب ونہ سماع از ارشاد السالکین تا حجتی واضحہ از اجتہاد خود پیدا آورند بلا دلیل میگویند ولیکن نظر بر اجماع مفسران نمی سازند کہ در ینابیع می گویند اختلاف کردند در آنکہ شب قدر کدام است بعضے گفتہ اند کہ آن شب در ہمہ سال گردان باشد وبماه رمضان مخصوص نیست این قول عبد اللہ رض ابن مسعود است وبعضے گفتہ اند در اول عشره ذی الحجہ است وبعضے بر آنند کہ او لیلة العاشره من المحرم است واز روایت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقال

جان لو اے گروہ راشدہ موافقین وجمیع مصدقین امام مہدی موعود ع جو یہاں حاضر ہیں اور جو حاضر نہیں ہیں اس بات کو کہ شاہ لطف اللہ ابن شاہ علی پنڈسالی جو شہر بیدر میں ساکن ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ شب قدر میں دوگانہ سنت ہے اس کو سنت کی نیت سے ادا کریں اپنے پیرووں کو یہی تسلیم دیتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں کہ یہ دوگانہ رسول اللہ علیہ السلام کی سنت ہے کیونکہ قرآن میں تین جگہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب ع پر وحی نازل کی ہے کہ ہم نے اتارا اوس کو مبارک رات میں اور یہ کہ ہم نے اتارا اس کو شب قدر میں اور یہ کہ رمضان کا مہینہ ہی ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ یہاں متابعت مہدی ع کہنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ یہ دوگانہ سنت موکدہ رسول اللہ علیہ السلام ہے کیونکہ قرآن حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر نازل ہوا ہے نہ کہ حضرت مہدی ع پر انتہی۔ جاننا چاہئے کہ نہ ان کو کتب سماوی کا قانون معلوم ہے نہ ارشاد سالکین راہ خدا کے سماع سے کچھ حاصل ہے محض اپنی ذاتی ناکارہ رائے کو دلیل بنائے ہوئے ہیں اور جو کچھ کہہ رہے ہیں بلا دلیل کہہ رہے ہیں مفسرین کے اجماعی بیان پر ان کی نظر نہیں چنانچہ تفسیر ینابیع الحکم میں مفسرین کا بیان یہ ہے کہ اختلاف کیا علماء نے اس باب میں کہ شب قدر کونسی شب ہے پس بعض نے کہا کہ وہ شب تمام سال میں گھومتی ہے ماہ رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے یہ قول حضرت عبد اللہ ابن مسعود رض کا ہے اور بعضوں نے

حسن البصری رحمۃ اللہ که آں شب جز بماه
رمضان نباشد که شهر رمضان الّذی
انزل فیه القرآن ونزولِ قرآن مشخص
بماه رمضان ثابت است از نصِّ قرآن لقوله
تعالیٰ انّا انزلنٰه فی لیلة القدر ایں
دلیل است که شبِ قدر در ماهِ رمضان است گاهے
بعشرِ اول وگاهے در عشرِ اوسط وگاهے در
عشرِ آخرش و در ہدایہ مسطور است از اسئلِ
النبی علیه السّلام متٰی لیلة القدر
یارسول اللّٰه قال هی فی عشر الاٰخر من
شهر رمضان کما قال فی متفق الواعظین
عن علی رضی اللّٰه عنه قال عددت لیلة
القدر تسعة حروف مکرر ثلٰثة مرات
فعلمت انّها کانت سبعة وعشرین
لیلة القدر فی العشرة الاٰخرة من
رمضان ولیکن معین کرده نگفته که فلاں شب شب قدر
است واگر گوئی که دراں شب حق تعالیٰ بے واسطه
قرآن محمد صلی اللّٰه علیه وسلم تعلیم کردیں چگونه آں شب
بر محمد علیه السلام پوشیده داشت - بداں اے عزیز
برائے خصوصیاتِ حضرت امام مهدی علیه الصلوٰة والسلام
که آں شب بر مهدی علیه السلام آشکارا کردان بود پس
از دل محمد صلی اللّٰه علیه وسلم حق تعالیٰ نسیا ساخت که
هرگز یادِ آں نماند و نسیا گردانید چنانچه در کلام مجید
خوایش خبر داده که ما ننسخ من آیة او
ننسها نات بخیر منها او مثلها - بر
حکم قرآن صادق آمد که نص بریں قضایا مهدیؑ
دلیل است که حق تعالیٰ برے شبِ قدر ظاهر
گردانید پس ما مصدقانِ امام مهدیؑ ایم مارا

کہاہے کہ ماہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں ہے اور بعض
کہتے ہیں کہ وہ ماہ محرم کی دسویں شب ہے اور ابو حنیفہ رحم
سے روایت ہے کہ فرمایا ہے حضرت حسن البصری رحم
نے کہ وہ شب سوائے رمضان کے مہینے کے اور کسی مہینے میں
نہیں کیونکہ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل
کیا گیا ہے نزول قرآن ماہ رمضان کے ساتھ مخصوص ہونا
قرآن ہی سے ثابت ہے حق تعالیٰ کے فرمان سے کہ
ہم نے نازل کیا ہے اس کو شب قدر میں یہ صاف دلیل
ہے اس بات کی کہ وہ ماہ رمضان ہی میں ہے اور بہت
ساروں کا قول یہ ہے کہ وہ شب گھومتی ہے ماہ
رمضان ہی میں کبھی پہلے دہے میں ہوتی ہے کبھی بیچ کے
دہے میں کبھی آخری دہے میں ۔ ہدایہ میں مرقوم ہے
جب نبی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ
شب قدر کب ہے تو آنحضور صلعم نے فرمایا وہ رمضان
کے آخری دہے میں ہے چنانچہ کتاب متفق الواعظین
میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا
انہوں نے گنے میں نے لیلۃ القدر کے حروف نو ایک
دفعہ ہیں تین دفعہ تو جان لیا میں نے کہ وہ ستائیسویں
رات ہے آخری دہے میں رمضان کے ۔ لیکن کسی نے
بھی معین کر کے نہیں کہا کہ فلاں شب ہی شب قدر
ہے ۔ اور اگر تو اے طالب حق یہ کہے کہ اس شب میں
حق تعالیٰ نے بے واسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
قرآن کی تعلیم دی پھر کس طرح وہ شب حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ رکھا تو
جان اے عزیز اس کا ظاہر کرنا حضرت امام
مہدی علیہ السلام کی خصوصیات سے تھا کیونکہ وہ
شب حضرت مہدیؑ پر ظاہر کی جانے والی تھی پس حضرت محمد
کے قلب مبارک سے حق تعالیٰ نے اس کو ایسا بھلا دیا کہ وہ شب آنحضرت صلعم

برفعل مہدی ؑ و بر قولِ وے متابعت کردن لازم
است و ما تا بعان اصحاب مہدی علیہ السلام ہستیم
و ہمہ اصحاب مہدی علیہ السلام خاص و عام در
دوگانۂ لیلۃ القدر متابعۃ المہدی نیت کردن
مامور شد ندبرما فرض عین شد اعتقاداً کہ
لیس فرق بین مفروضات العبادات
و بین فرائض امور المہدی الموعود ؑ
کہ تصدیق آنذات فرض و ماحکم بہ فہو
اکبر الفروض۔ ترکِ دنیا فرض و طلبِ مولا
فرض و صحبت صادقان فرض و ہجرت از وطن فرض
و صلوٰۃ لیلۃ القدر فرض و صحبت فرض و صلوٰۃ
مع الجماعت فرض و کار اجماع فرض و نوبت
یک پاس شب فرض و سعی نمودن بمرگ در دائرہ
اجماع مہدی ؑ فرض است و ہذہ الاحکام و الارکان
خارج من المعمولات بلکہ من الاصطلاحات
است و برہانا اقوی بر آنست ان کانت
لیلۃ القدر ظاہرۃ علی رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم و یصلی فیہا
صلوٰۃ فانا کنا نتبعہ و یتبع کل اصحابہ
من المہاجرین والانصار الذین اتبعوہ
حتی الیوم الی یوم القیمۃ و تکون تلک
الصلوٰۃ من سنن موکدۃ فی الامۃ
المرحومۃ اما لا نری ما نقل ہذا المذکور
فی کتب الاحادیث او فی کتب تفاسیر
القرآن او فی کتب اصحاب التواریخ
و لم یوجد ذکرہ ابداً عبارۃً ولا
اشارۃً فی باب ہذا النقل المذکور
فیصدق بالقلب و یقر باللسان ان

کو مطلقاً یاد ہی نہیں رہی جیسا کہ اپنے کلام مجید میں حق تعالیٰ
نے خبر دی ہے کہ جو کوئی آیت ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا
جس کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اوس جیسی ہی
نازل بھی کر دیتے ہیں؛ پس حکم قرانی سے یہ قول
صادق ہے کہ مہدی علیہ السلام کی یہ فضیلت نصِ
قرآنی سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت مہدی ؑ
ہی پر شب قدر کو ظاہر فرمایا پس ہم مصدقان امام
مہدی علیہ السلام ہیں ہم پر (بحیثیت فرض) لازم
ہے کہ ہم حضرت مہدی علیہ السلام کے فعل و قول
کی متابعت کریں اور ہم تمام اصحاب مہدی علیہ السلام

کے تابعین ہیں اور تمام اصحاب خاص و عام
مہدی علیہ السلام کے دوگانہ لیلۃ القدر میں متابعۃ
المہدی کی نیت کرنے پر مامور ہوئے ہیں (نہ کہ سنت
رسول اللہ ؐ کہنے پر) پس ہم پر فرض عین ہو گیا کہ
تمام فرائض امور مہدی موعود علیہ الصلاۃ والسلام
اور دیگر فرائض عبادات میں اعتقاداً کوئی
فرق نہ کریں کیونکہ تصدیق اوس ذات کی فرض
ہے اور جس کسی امر کا آنحضرت ؑ نے حکم فرمایا ہے
وہ اکبر الفروض ہے چنانچہ ترک دنیا (زبان سے اس کے
اقرار کیا تھا) فرض طلب دیدارِ خدا (زبان سے اس کے اقرار کیا تھا) فرض صحبت صادقان
فرض ہجرت از وطن (یا از خانماں) فرض نماز
دوگانۂ شب قدر فرض (طالبان خدا فقراء
دائرہ کے درمیان) صحبت فرض نماز با جماعت
فرض (دین و دائرہ کے ضروری کام میں) اجماع
فرض (ذکر خدا میں بوقت شب ایک پہر کی) نوبت
فرض بوقت مرگ یعنے موت کے قریب دائرہ اجماع
مہدی ؑ میں حاضر رہنے کی کوشش فرض اور یہ تمام

لیلۃ القدر اظہرھا اللہ علی المہدی
علیہ السلام واعطٰہ علیہ السلام
فحکم فیھا بان اللہ تعالیٰ امر لی
ان ھذہ اللیل لیلۃ القدر اعطیتک
یا سید محمد فصل فیھا الصلوٰۃ
رکعتین کما صلی صلوٰۃ الفجر آدم
صفی اللہؑ وصلیٰ صلوٰۃ الظہر
ابراھیم خلیل اللہؑ وصلیٰ صلوٰۃ
العصر یونسؑ وصلیٰ صلوٰۃ المغرب
عیسیٰ روح اللہؑ وصلیٰ صلوٰۃ
العشاء موسیٰ کلیم اللہؑ وصلیٰ
صلوٰۃ الوتر محمد رسول اللہؐ و
انت یا سید محمد صل ھٰذہ الصلوٰۃ
صلوٰۃ لیلۃ القدر پس حضرت امام علیہ السلام
بایازدہ اصحاب نماز دوگانہ شب قدر گزارند
وچوں سال دیگر آمد ہمیں شب با کل جماعت
من الرجال والنساء دوگانہ خود امام شدہ
برکعت اول سورۃ والضحیٰ و در رکعت دوم
سورۃ القدر خواندہ ادا کردند پس بمتابعت
مہدیؑ ادائی ایں دوگانہ برہمہ مرداں و زناں
فرض گردید ازیں حکم ہیچ کس ازیں گروہ خارج
نیست پس سنت رسول اللہؐ بچہ دلیل ثابت
گردید بلکہ آنکس بلا دلیل نقلی اجتہاد قرار داد
سنت رسول اللہ می گوید و تابعان خود را
تاکید می نماید و متابعت المہدیؑ بایں دلائل
جلائل ثبوت یافتہ۔ وچوں در نماز تہجد در
نیت وے متابعت رسول اللہ صحیح افتادہ
است ہمیں منوال۔ در دوگانہ شب قدر
متابعت المہدیؑ لازم گشت۔ وچنانچہ

احکام وارکان معمولات مشہورہ ہی سے نہیں بلکہ
اصطلاحات (معروفہ) سے ہیں اور ایک دلیل
قوی تر اس مسئلہ میں یہ ہے کہ اگر شب قدر حضرت
رسول اللہ صلعم پر ظاہر ہوتی اور اس میں کوئی نماز
معین فرما کر آپ پڑھتے تو ہم بھی آپ کی اتباع
کرتے، سب صحابہ مہاجرین وانصار جنہوں نے آنحضرتؐ
کی اتباع کی اس سنت کی بھی اتباع کرتے آج تک
بلکہ روز قیامت تک وہ نماز امت مرحومہ
کے حق میں سنت مؤکدہ ہی سے ہوتی۔ لیکن اس
باب میں کوئی نقل کتب احادیث میں ہے نہ
تفاسیر میں نہ تواریخ میں، کسی ایسی نقل کا ذکر
کہیں بھی نہیں ہے نہ عبارتاً نہ اشارتاً۔ پس
دل سے تصدیق کے ساتھ زبان سے اقرار
ہمارے پاس اس امر کا کیا جاتا ہے کہ لیلۃ القدر کو
اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام پر ظاہر
فرمایا اور یہ رات آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
عطا ہوئی پس آپ نے اس رات میں یہ حکم سنایا
کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد
یہی رات لیلۃ القدر ہے میں نے تجھے یہ رات دی
ہے پس تو اس میں دو رکعت نماز پڑھ جیسا کہ نماز
فجر پڑھی آدم صفی اللہؑ نے اور نماز ظہر پڑھی ابراہیم
خلیل اللہؑ نے اور نماز عصر پڑھی یونسؑ نے اور
نماز مغرب پڑھی عیسیٰ روح اللہؑ نے اور نماز عشاء
پڑھی موسیٰ کلیم اللہؑ نے اور نماز وتر پڑھی محمد رسول اللہؐ
نے اور تو اے سید محمد نماز لیلۃ القدر پڑھ۔ پس
حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گیارہ اصحاب
کے ساتھ (جو اس وقت حاضر تھے) دوگانہ
شب قدر ادا فرمایا۔ اور جب دوسرا سال آیا تو
اسی رات میں سب مردوں عورتوں کو ساتھ لے کر

ثابت است بالاتفاق در نماز دوگانہ تحیۃ
الوضوء کہ قبل حکم اللہ تعالیٰ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
بالصلوات الخمس فی خمس اوقات قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم صلِّ رکعتین صلوٰۃ
تحیۃ الوضوء و بعد ما فرض اللہ
تعالیٰ الصلوات فی خمس اوقات ترکھا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصل
ابدا فلا یقال لہا سنۃ رسول اللہ
پس مارا لازم است کہ در دوگانۂ تحیۃ الوضوء
ہم متابعۃ المہدی بگوئیم زیرا کہ بفرمان خدا تعالیٰ
میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام تخصص
دوگانۂ تحیۃ الوضوء گزاردند ابدا ایں ہمہ
نمازہائے تحیۃ الوضوء بنام متابعت المہدی
نیت بستہ می خوانیم و آں کساں کہ دریں
دوگانہ ہم سنت رسول اللہ می گویند ازیں
ام میاں عبد الواحد و میاں عبد الغفور
سجاوندی سوگند خوردہ گفتند کہ در دل خویش
پذیرفتہ نشد و میاں سید جلال و میاں
عبد اللطیف غوری دعوت حق کردند کہ در ضمیر ما
نگنجد و میاں یعقوب و مرزا معصوم گفتند کہ
ما تلقین میاں وزیر الدین ہستیم نزد ما حق ہمیں
است کہ متابعۃ المہدیؑ بگوید و بریشاں
تلقین شدند و انکار آوردند تا باید دانست
بالاتفاق جمیع اصحاب مہدی علیہ السلام و گروہ
مہدی علیہ السلام در دوگانہ تحیۃ الوضوء ہم متابعۃ المہدی الی
گفتن لازم است و در نماز شب قدر متابعۃ المہدی گفتن فرض است و ہر کہ ازاں ما دلیل
تحویل نماید آں کس منکر امام مہدی علیہ السلام است و خارج
از اتفاق گروہ مہدی باشد۔ تمام شد مکتوب
(منقول از نسخہ قلمی حضرت میاں سید محمودؒ عرف
خوب صاحب میاں صاحب مولف تاریخ یعقوبی)

خود امام ہو کر پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ
سورہ والضحیٰ اور دوسری رکعت میں (سورہ فاتحہ
کے ساتھ) سورۂ قدر پڑھ کر یہ دوگانہ ادا فرمائے
پس (فرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ) متابعت مہدیؑ
کی نیت سے اس دوگانہ کی ادائی سب مردوں
اور عورتوں پر فرض ہوئی اس حکم کو ماننے سے کوئی
فرد اس گروہ کا خارج نہیں ہے اس دوگانہ کو سنت
رسول اللہؐ کہنا کس دلیل سے ثابت ہوتا ہے
واقعہ یہ ہے کہ شخص مذکور بغیر کسی دلیل نقلی کے اجتہاد سے
کام لیکر سنت رسول اللہؐ کہتا اور اپنے پیرووں کو سنت رسول اللہؐ
کہنے کی تاکید کرتا ہے حالانکہ اس دوگانہ کا متابعت مہدیؑ سے ہونا جلیل القدر
دلائل سے ثابت ہوا ہے اور جیسا کہ نماز تہجد کی نیت میں متابعت رسول اللہؐ آئی
صحیح ہے اسی طرح شب قدر کے دوگانے میں متابعت مہدیؑ
لازم ہوتی ہے اور جیسا کہ ثابت ہے علماء امت
کے اتفاق سے دوگانۂ تحیۃ الوضوء کے بارے میں
کہ پنجگانہ نمازوں کے فرض ہونے سے پہلے رسول اللہؐ
کو اللہ تعالیٰ کا حکم یہ تھا کہ جب کبھی وضو کریں
دو رکعت تحیۃ الوضوء کے پڑھا کریں پس پنجگانہ فرائض کا
حکم ہونے کے بعد آنحضرتؐ تحیۃ الوضوء کے دو رکعت کی ادائی ہمیشہ پابندی سے نہیں فرماتے تھے اسی دوگانہ
تحیۃ الوضوء کو سنت رسول اللہؐ نہیں کہا جاتا پس
ہم کو لازم ہے کہ تحیۃ الوضوء کا دوگانہ بھی
متابعت مہدیؑ کی نیت سے پڑھا کریں اس لئے
کہ بفرمان خدا تعالیٰ حضرت میراں سید محمد مہدی
موعود نے دوگانہ تحیۃ الوضوء بھی بتخصیص
ادا فرمایا ہے پس ہم تحیۃ الوضوء کے تمام
دوگانے بھی متابعت المہدی ہی کی نیت سے
پڑھتے ہیں اور جو لوگ اس دوگانہ میں بھی سنت
رسول اللہؐ کہتے ہیں ان کے بارے میں میاں
عبد الواحد اور میاں عبد الغفور سجاوندی نے

قسم کھا کر یوں کہا ہے کہ اسیات کو ہمارا دل قبول نہیں کرتا اور میاں سید جلال اور میاں عبداللطیف لوری نے امر حق کا اظہار کیا کہ یہ بات ہمارے ضمیر میں نہیں سماتی اور میاں یعقوب اور مرزا معصوم نے کہا ہے کہ ہم ملقین میاں وزیر الدین رضؓ (خلیفہ شاہ دلاورؓ) کے ہیں۔ ہمارے نزدیک حق یہی ہے کہ دوگانہ تحیۃ الوضوء کی نیت میں متابعۃ المہدیؑ ہی کہیں اس کے خلاف کہنے والوں پر انہوں نے بہت نفرت اور ناراضگی کا اظہار کیا، پس بخوبی جاننا چاہئے کہ تمام اصحاب مہدی علیہ السلام کے اتفاق سے اور تمام گروہ مہدیؑ کے اجماع سے دوگانہ تحیۃ الوضوء

میں بھی متابعۃ المہدی کہنا لازم (بحیثیتِ واجب) ہے

اور نماز شب قدر میں (فرض اللہ تعالیٰ کے

ساتھ) متابعۃ المہدیؑ کہنا فرض ہے

اور جو کوئی اس میں تاویل

وتحویل کرے وہ امام مہدیؑ

کا منکر اور گروہ مہدیؑ

کے اتفاق سے خارج

ہے

مترجم

فقیر حقیر سید خدابخش رشدی مہدوی

(المرقوم ۱۴ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۹۸ھ روز شنبہ)